احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعہ 20 جولائی 2007ء

روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 20 جولائی 2007ء 4 رجب 1428 ہجری 20 وفا 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 163

تاریکیاں

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ اور حرص سے بچو، کیونکہ حرص نے پہلوں کو ہلاک کیا۔ اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کروائی۔

(مسند احمد جلد 3 ص 323 حدیث نمبر 4675)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو آسانی سے چھوڑ بھی دیتا ہے، لیکن بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اول تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے اور پھر ان کا چھوڑنا اسے بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی گو سخت تپ ہے مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے لیکن تپ دق جو اندر ہی کھا رہا ہے اس کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض، کینہ، حسد، ریا، تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ چند روز اگر نماز سنوار کر پڑھی ہے اور لوگوں نے تعریف کی تو ریا اور نمود پیدا ہو گیا اور وہ اصل غرض جو اخلاص تھی جاتی رہی۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملی ہیں، حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہوتا ہے اور تکبر مختلف رنگوں میں ہوتا ہے۔ کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح سے۔ علماء علم کے رنگ میں اسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں۔ غرض کسی نہ کسی طرح عیب چینی کر کے اپنے بھائی کو ذلیل کرنا اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ رات دن اس کے عیبوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اس قسم کی باریک بدیاں ہوتی ہیں۔ جن کا دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے اور شریعت ان باتوں کو جائز نہیں رکھتی ہے۔ ان بدیوں میں عوام ہی مبتلا نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ جو متعارف اور موٹی موٹی بدیاں نہیں کرتے ہیں اور خواص سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان سے خلاصی پانا اور مرنا ایک ہی بات ہے اور جب تک ان بدیوں سے نجات حاصل نہ کرلے۔ تزکیہ نفس کامل طور پر نہیں ہوتا اور انسان ان کمالات اور انعامات کا وارث نہیں بنتا جو تزکیہ نفس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان اخلاقی بدیوں سے ہم نے خلاصی پالی ہے، لیکن جب کبھی موقعہ آپڑتا ہے اور کسی سفیہ سے مقابلہ ہو جاوے تو انہیں بڑا جوش آتا ہے اور پھر وہ گند ان سے ظاہر ہوتا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور وہ تزکیہ نفس جو کامل کرتا ہے میسر نہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں۔ اول مجاہدہ اور تدبیر دوم دعا۔ سوم صحبت صادقین۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 210)

یتامیٰ کا حق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں، مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں آئے گی ...... اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یتامیٰ کا جو حق ہے اس کو ادا کر سکیں''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 65)

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

توسیع تاریخ برائے مقالہ

(مقابلہ مقالہ نویسی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی)

پاکستان بھر کے انصار، خدام، اطفال، لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے یہ اعلان ہے کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مرکزی پروگرام کے تحت مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام مقابلہ مقالہ نویسی کیلئے مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جولائی 2007 مقرر تھی اب اس تاریخ میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے اور مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 31/اگست 2007ء مقرر کی گئی ہے۔ جو احباب وخواتین مقالہ تحریر کر چکے ہیں وہ مقالہ جات مرکز بھجوا دیں اور مطلع رہیں کہ مقالہ بھجوانے کی اب آخری تاریخ 31۔اگست 2007ء ہو گی۔ اور یہ توسیع تمام ذیلی تنظیموں کے مقالہ لکھنے والوں کیلئے ہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مدنادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 442)

آسمانی خلافت کا حقیقی تصور اور اس کا تقاضا

حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود نے 24 جنوری 1936ء کو بیت اقصیٰ قادیان کے مبارک منبر سے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اگر دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کرنا چاہتے ہو تو خلیفہ وقت کی اس طرح کامل اطاعت کرو جس طرح دماغ کے تمام اعضاء کرتے ہیں۔ اسی تسلسل میں حضور نے اس انقلاب آفریں نکتہ معرفت کی طرف عالمگیر جماعت احمدیہ کو پُرزور الفاظ میں توجہ دلائی:۔

"خلافت کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں......

اگر خلافت کے کوئی معنے ہیں تو پھر خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہے جو ساری جماعت میں ہونا چاہئے اور اس کے منہ سے جو لفظ نکلے وہی ساری جماعت کے خیالات اور افکار پر حاوی ہونا چاہئے، وہی اوڑھنا، وہی بچھونا ہونا چاہئے، وہی تمہارا ناک، کان، آنکھ اور زبان ہونا چاہئے۔ ہاں تمہیں حق ہے کہ اگر کسی بات میں تم خلیفۂ وقت سے اختلاف رکھتے ہو تو اسے پیش کرو۔ پھر اگر خلیفہ تمہاری بات مان لے تو وہ اپنی تجویز واپس لے لے گا اور اگر نہ مانے تو پھر تمہارا فرض ہے کہ اس کی کامل اطاعت کرو ویسی ہی اطاعت جیسے دماغ کی اطاعت انگلیاں کرتی ہیں"۔

("خطبات محمود" جلد 17 ص 75 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب کے عارفانہ شعر ہیں۔

آسمانی کرنٹ (Current) مل جائے اس لئے
فرض ہم پہ بیعت ہے
جو جماعت کہ ہو فنا فی الشیخ
درحقیقت وہی جماعت ہے

رسول رحمت ﷺ

حضرت مصلح موعود نے صدائے ربانی بن کر روئے زمین میں بسنے والی اقوام عالم کو انتباہ فرمایا:۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا آگ سے عذاب دینا منع ہے۔ اس حدیث کی رو سے توپوں اور بموں سے لوگوں کو ہلاک کرنا ناجائز ہے مگر چونکہ یورپ والے لڑائیوں میں توپ اور بم استعمال کرتے ہیں اس لئے مجبوراً اسلامی حکومتوں کو بھی یہ ہتھیار استعمال کرنے پڑتے ہیں ورنہ ہمارے رسول کریم ﷺ کا یہی حکم ہے ہم اس قسم کے ہتھیار دنیا سے مٹا دیں لیکن چونکہ یورپ والے توپیں چلاتے ہیں اس لئے جواباً توپوں کا استعمال جائز ہے ورنہ جب اسلامی حکومتوں کا دنیا میں غلبہ ہوگا اس وقت ان کا پہلا فرض یہ ہوگا کہ وہ توپ اور بم کو اڑا دیں اور اسے دنیا سے مٹانے کی کوشش کریں۔

ہمارے محمد ﷺ نے آج تیرہ سو سال پہلے جسے آج بعض کم بخت تعلیم یافتہ کہلانے والے (-) بھی جہالت کا زمانہ کہتے ہیں یہ رحم اور محبت کی تعلیم دی کہ آگ کا عذاب دینا منع ہے۔ کتنی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو رسول کریم ﷺ نے دی۔ آج آگ کا عذاب تم دنیا سے مٹا دو تمام خونریزیاں مٹ جائیں گی۔ تم بم سے ایک مرد اور عورت کا فرق نہیں کر سکتے۔ تم ایک توپ کا گولہ چلاتے وقت یہ احتیاط نہیں کر سکتے کہ عورتیں اس کی زد سے بچی رہیں، بچے محفوظ رہیں لیکن تلوار چلاتے وقت تم یہ سب احتیاطیں کر سکتے ہو۔ تم دیکھ سکتے ہو کہ تمہارے سامنے عورت ہے یا مرد، لڑائی میں شامل ہونے والا ہے یا راہگیر اور مسافر لیکن توپ کا گولہ بلاتمیز سب کو مٹا دے گا۔ عورتیں زد میں آئیں گی تو انہیں ہلاک کر دے گا، ہسپتال زد میں آئیں گے تو انہیں تباہ کر دے گا، زخمی جو ہسپتال میں زخموں کی وجہ سے کراہ رہے ہوں گے انہیں بھی موت کے گھاٹ اتار دے گا لیکن تلوار چلاتے وقت انسان سمجھتا ہے کہ میرے سامنے کون ہے اور میں کس کو ہلاک کر رہا ہوں۔ پس اگر آج رسول کریم ﷺ کی اسی ایک تعلیم پر دنیا عمل کرے تو جنگ کا نقشہ بدل جائے"۔

(خطبات محمود جلد 17 ص 77,76)

آہ مغربی دنیا نے رحمۃ للعالمین ﷺ کے اس پیغام امن کو اپنی طاقت کے گھمنڈ میں ٹھکرا دیا جس کے نتیجہ میں 3 ستمبر 1939ء کو پوری دنیا دوسری ہلاکت آفریں جنگ عظیم کے خوفناک شعلوں کے لپیٹ میں آگئی۔ جو چھ سال تک جاری رہے اور جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی میں امریکہ کے تباہ کن ایٹم بم گرانے کے بعد 14/اگست 1945ء کو ختم ہوئی اس جنگ میں 61 ممالک نے آگ کی اس بین الاقوامی کھیل میں حصہ لیا۔ 40 ممالک اس سے بری طرح متاثر ہوئے اور قریباً 5 کروڑ بندگان خدا "تہذیب نو اور امن کے پیامبروں" کے ہاتھوں لقمہ اجل ہوئے۔ یہی نہیں جمہوریت کی علمبردار یاجوجی ماجوجی طاقتوں نے اب دوبارہ ساری دنیا کو تباہی اور بربادی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

بشاشت ایمانی کی ضرورت

تحریک جدید کے مطالبات پیش کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعو نے فرمایا

"جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔ اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے مگر اس کے اندر بشاشت ایمان پیدا نہیں ہوئی تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔" (مطالبات ص 3)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور ڈیپارٹمنٹ آف کمپیوٹر سائنس نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایس کمپیوٹر سائنس (ii) ایم ایس کمپیوٹر سائنس۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جولائی 2007ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 2۔اگست 2007ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.gcu.edu.pk یا فون نمبر 042-111-000-010 پر رابطہ کریں۔

سی ایم ایچ لاہور میڈیکل کالج نے ایم بی بی ایس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ وہ طلبہ اپلائی کر سکتے ہیں جن کے F.Sc میڈیکل میں 60% نمبر ہوں گے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 ستمبر 2007ء ہے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 9 ستمبر 2007ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ اور فون نمبر پر رابطہ کریں۔

www.cmhlahore.edu.pk

042-7081942-5027012

ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کراچی نے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ پراسپکٹس اور درخواست فارم دوسری مرتبہ اعلان کے بعد دستیاب ہوں گے مزید معلومات کیلئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

Email:admissions@duhs.edu.pk

پاکستان سکول آف فیشن ڈیزائن لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) چار سالہ پروگرام ان فیشن ڈیزائن (ii) چار سالہ پروگرام ان فیشن مارکیٹنگ اینڈ مرچنڈائزنگ۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔اگست 2007ء ہے داخلہ ٹیسٹ (فیشن ڈیزائن) کیلئے 8 اور 9۔اگست 2007ء کو ہوگا اور انٹرویو 16,15۔اگست 2007ء کو ہوگا جبکہ درج بالا دوسرے پروگرام کیلئے ٹیسٹ 10۔اگست 2007ء کو ہوگا اور انٹرویو 17۔اگست 2007ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ اور فون نمبر پر رابطہ کریں۔

www.psfd.edu.pk فون: 042-9230657

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

اٹلس بینک کو ٹریڈ فنانس مینیجر، سینئر مینیجر کمرشل بینکنگ، ریلیشنشپ مینیجر کمرشل بینکنگ وغیرہ درکار ہیں۔ درخواستیں 31 جولائی 2007ء تک درج ذیل ایڈریس پر بھجوا سکتے ہیں۔

careers@atlasbank.com.pk

ایڈن کمپنی کو سافٹ ویئر ٹیم لیڈر، سافٹ ویئر ڈویلپر اور نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر درکار ہیں۔ درخواستیں 22 جولائی 2007ء تک بنام ہیومن ریسورسز ڈیپارٹمنٹ ایڈن بلڈرز پرائیویٹ لمیٹڈ ایم 4 فلور ایڈن ٹاور 82-E/1 مین Boulevard گلبرگ III لاہور بھجوائی جا سکتی ہیں۔

انٹرا ایکٹو کنورجنس کمپنی کو نیٹ ورک ایسوسی ایٹ نیٹ ورک انجینئر، سسٹم ایسوسی ایٹ، سسٹم انجینئر Comms ایسوسی ایٹ Comms انجینئر، ڈیٹا بیس SNA انجینئر، ٹرینی، سسٹم انجینئر، کمپیوٹر آپریٹر، الیکٹریشن اور ٹیکنیشن درکار ہیں۔ درخواستیں 30 جولائی 2007ء تک اس ایڈریس پر بھجوائی جا سکتی ہیں۔ 316 ایم ایس ڈائیلاگ بورڈ بینڈ، کلفٹن سنٹر، روم نمبر 316 خیابان رومی کلفٹن کراچی۔

IFFCO کمپنی کو برانڈ مینیجر، اسسٹنٹ برانڈ مینیجر، اسسٹنٹ مینیجر سپلائی چین پلاننگ، ایریا سیلز مینیجر، ایریا سیلز مینیجر Bulk Sales Territory Sales Officer, درکار ہیں درخواستیں 21 جولائی 2007ء تک اس ایڈریس پر بھجوائی جا سکتی ہیں۔

HRPakistan@iffco.com

ڈالڈا فوڈز پرائیویٹ لمیٹڈ کو ایریا سیلز مینیجر Key اکاؤنٹنٹ ایگزیکٹو، اسسٹنٹ مینیجر ڈپو آپریشنز، ڈسٹری بیوشن مینیجر، ٹرینی سیلز آفیسرز، فوڈ ٹیکنالوجسٹ اور Territory سیلز آفیسرز درکار ہیں۔ درخواستیں مورخہ 4۔اگست 2007ء تک بنام ایچ آر ڈائریکٹر ڈالڈا فوڈز پرائیویٹ لمیٹڈ F-33 ہب راوی روڈ S.I.T.E کراچی 75700 بھجوائی جا سکتی ہیں۔

Engro Foods کو اپنے مختلف شعبہ جات میں فریش نوجوانوں کی ضرورت ہے۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل 15 جولائی 2007ء کے اخبار ڈان میں ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خدمت دین اور خدمت خلق کی جاری داستان اور قادیان کے واقفین زندگی کی دلگداز قربانیاں

مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کو بہت پہلے بذریعہ الہام یہ اطلاع دے دی تھی ''داغ ہجرت'' (تذکرہ صفحہ 772) اس کے علاوہ آپ کے کچھ اور الہامات اور رویا کشوف سے علم ہو چکا تھا کہ کسی وقت آپ کی جماعت کو قادیان سے ہجرت کرنی ہوگی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود کا علماء مربیان تیار کرنے کی غرض سے قائم کردہ ''مدرسہ احمدیہ'' تقسیم ملک کے بعد قادیان میں بھی قائم رہا اور اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں بھی قائم ہو گیا اور اب تو کینیڈا، برطانیہ، بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور بہت سے افریقن ممالک میں بھی جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی دوررس نظروں نے یہ دیکھ لیا تھا کہ تقسیم ملک کے بعد جو حالات پیدا ہو گئے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ دیہاتوں میں مربیان جلد از جلد بھجوائے جائیں۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ قادیان کے اساتذہ کو دیہاتی مربیان کی تیاری کا ارشاد موصول ہوا۔ اس ارشاد کی بناء پر مدرسہ احمدیہ قادیان کے اساتذہ نے چالیس علماء تیار کئے، جن میں سے اکثر کو ہندوستان کے دیہی علاقہ جات میں بھجوایا گیا اور انہوں نے بڑی ہی خوش اسلوبی سے جماعتوں کو فوری طور پر سنبھال لیا اور ان کی تعلیم و تربیت کا کام شروع کر دیا۔ نیز دعوت الی اللہ کے فرائض بھی سرانجام دینے لگے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے مدرسہ احمدیہ کا قیام علماء و مربیان تیار کرنے کی غرض سے فرمایا تھا چنانچہ یہ مقصد مختلف ناموں سے پورا ہوتا رہا۔ مذکورہ (دیہاتی) مربیان کی تیاری کے بعد 1951ء میں جامعہ مدرسہ احمدیہ کی عمارت و بورڈنگ میں جامعۃ المبشرین کا قیام عمل میں آیا۔ چنانچہ جب اس جامعہ کے متعلمین نے اپنا دو سالہ نصاب مکمل کر لیا تو محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل نے تحریر فرمایا:

فسادات 1947ء کے بعد جہاں ہمارے دیگر تعلیمی ادارے (قادیان میں وقتی طور پر) بند ہو گئے تھے، مربیان کی تیاری کا کام بھی تاخیر میں پڑ گیا تھا، چونکہ ہندوستان میں دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھنا ضروری تھا۔ اس لئے فسادات کے بعد دیہاتی کلاس قادیان میں جاری کی گئی۔ جسے کچھ عرصہ تعلیم دینے کے بعد باہر بھجوا دیا گیا اور وہ متفرق جگہوں میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اس کلاس کے بعد جامعۃ المبشرین کا اجراء ہوا اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد مبارک کے ماتحت علماء کی کلاس جاری کی گئی۔ جس کا نصاب تعلیم چار سال رکھا گیا ہے۔ جس میں تفسیر قرآن کریم، حدیث شریف، کلام منطق، فقہ، نحو، ادب، تاریخ، انگریزی اور ہندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور کلاس کا اضافہ کیا گیا ہے جس کا نصاب ایک سال کا ہے۔ اس میں صرف ہندی کی تیاری کروائی جا رہی ہے۔ یہ امتحان اگست میں ہونے والا ہے۔ علماء کلاس کا دو سال کا نصاب ختم ہو چکا ہے۔

نتائج امتحان حسب ذیل ہیں:

1۔ مولوی عمر علی صاحب بنگالی 733/1000

2۔ مولوی عبدالحق صاحب 635/1000

3۔ مولوی محمد صادق صاحب ناقد 594/1000

4۔ مولوی محمد یوسف صاحب 515/1000

اس کے بقیہ دو سال کے نصاب کی تعلیم شروع ہو گئی ہے۔

(بدر 14 جولائی 1952ء صفحہ 2)

مولانا محمد یوسف صاحب درویش جو جامعۃ المبشرین کے طلباء میں سے ہیں انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ مولانا محمد ابراہیم صاحب اس جامعہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کے علاوہ مولانا عبدالرحمان صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (ناظر دعوۃ الی اللہ) مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری اپنے دفتری امور کی انجام دہی کے دوران ہمیں اپنے اپنے مضامین کی تدریس کے لئے جامعہ تشریف لایا کرتے تھے۔ یہ اساتذہ بڑی محنت اور تیاری کے بعد پڑھایا کرتے تھے۔ اسی طرح جو علماء ربوہ سے قادیان بطور مہمان تشریف لاتے وہ جامعہ میں تقاریر فرماتے۔ ان میں مولانا ابو العطاء صاحب اور منیر الحصنی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ دمشق خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ منیر الحصنی صاحب کی خدمت میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے عربی میں سپاسنامہ پیش کیا گیا تھا اور معزز مہمان نے اس کا جواب بھی عربی میں دیا تھا۔

مولانا موصوف نے بتایا کہ بورڈنگ کی زندگی انتہائی سادہ تھی۔ ہر طالب علم کو ایک ایک چارپائی اور کپڑے و کتابیں رکھنے کے لئے الگ الگ الماری ملی ہوئی تھی۔ ہم انہی کمروں میں مقیم تھے جو تقسیم ملک سے قبل بورڈنگ تھا اور تقریباً اس میں سامان بھی وہی تھا۔ لنگر سے دو وقت کی روٹی ملتی تھی۔ صبح تین روٹیاں ملتی تھیں۔ دو صبح کھا لیتے ایک دوپہر کے لئے رکھ لیتے۔ صبح شام تین روٹیوں کے علاوہ سارا دن کچھ بھی کھانے کو میسر نہ تھا۔ تہجد سے دن کا آغاز ہوتا پھر نمازوں، پڑھائی اور مطالعہ میں سارا دن گزر جاتا۔

مدرسہ احمدیہ کا آغاز

مذکورہ جامعۃ المبشرین کے طلباء جب فارغ التحصیل ہو گئے تو 1954ء میں ''مدرسہ احمدیہ'' کی عمارت میں ہی ''مدرسہ احمدیہ'' کے نام سے تدریس کا جدید دور شروع ہوا۔ جس کا تسلسل بفضلہ تعالیٰ اب تک جاری و ساری ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے ریکارڈ کے مطابق 8 مئی 1954ء کو چار طلباء کا مدرسہ احمدیہ میں داخلہ ہوا جن کے نام علی الترتیب درج ذیل ہیں:

1۔ محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون۔ 2۔ ولی الدین صاحب۔ 3۔ عبداللطیف صاحب ملکانہ۔ 4۔ بشیر الدین صاحب آف سونگھڑہ

مدرسہ احمدیہ کی عمارت

تقسیم ملک کے بعد ابتداء میں مدرسہ احمدیہ اسی خام عمارت میں شروع ہوا، جس میں حضرت مسیح موعود کے زمانے میں تھا اور اسی عمارت کے مشرق میں جو تقسیم ملک سے قبل بورڈنگ مدرسہ احمدیہ ہوتا تھا کے کمروں میں سے صرف دو کمروں میں بورڈنگ تھا۔ باقی کمروں میں تعلیم الاسلام سکول تھا۔ مگر 1961ء میں مدرسہ احمدیہ والی عمارت میں تعلیم الاسلام سکول منتقل ہو گیا اور تعلیم الاسلام والی خام عمارت میں مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں لگنے لگیں۔ چونکہ یہ عمارت انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔ اس لئے اسے گرا دیا گیا اور اس کی جگہ موجودہ پختہ عمارت تعمیر کرنے کے لئے مورخہ 15۔ اکتوبر 1962ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سنگ بنیاد رکھا اور اس واقعہ کا ذکر اخبار بدر میں درج ذیل الفاظ میں شائع ہوا:

پختہ بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز

مدرسہ احمدیہ قادیان کی پرانی خام بلڈنگ کی جگہ اب پختہ عمارت کی تعمیر کا آغاز ہو گیا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نئی پختہ زیر تعمیر بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھا اور درویشوں کی بڑی جمعیت کے ساتھ عمارت کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ اجتماعی دعا سے پہلے اور سنگ بنیاد سے قبل آپ نے ایک خطاب فرمایا جس میں مدرسہ احمدیہ کی اہمیت، اشاعت دین کے سلسلہ میں اس کے فارغ التحصیل افراد کی قابل فخر خدمات کا ذکر کیا۔

اس کے بعد آپ نے بیت مبارک کی اینٹ کو دعا کے ساتھ زیر تعمیر عمارت کے جنوب مغربی کونہ میں بنیادی اینٹ کے طور پر سیمنٹ کے ساتھ نصب کر دیا اور حاضرین سمیت ایک پُرسوز دعا کی۔ واضح ہو کہ مدرسہ احمدیہ کی یہ پختہ بلڈنگ سابق بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے شرقاً غرباً تعمیر شدہ چار لمبے لمبے خام کمروں جگہ ہے۔ جدید نقشہ میں چار کی بجائے چھ کمرے ہوں گے جن کے ساتھ ہی برآمدہ ہوگا انہیں کمروں کے ملحق شمال مغرب میں جہاں پہلے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کا دفتر ہوا کرتا تھا۔ (البدر 18 اکتوبر 1962ء)

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ابتداء میں یہ چھ کمرے تعمیر ہوئے تھے، بعد ازاں مزید دو کمرے، اس جگہ تعمیر ہوئے جہاں مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی کی رہائش ہوتی تھی۔ اب یہ آٹھ کمرے ہیں اور اسی طرح کے آٹھ کمرے 1990ء میں اوپر بھی تعمیر ہوئے، جن میں آج کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی کلاسیں لگتی ہیں۔ درمیان میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کا دفتر اسی طرز پر اور اسی جگہ تعمیر ہے جیسا کہ تقسیم ملک سے قبل یہ تعمیر شدہ تھا۔ مدرسہ احمدیہ کے گیٹ سے داخل ہوتے ہی دائیں طرف ایک بڑا ہال تعمیر کیا گیا۔ اس کے اوپر بھی اسی طرح کا ہال ہے۔

جب 1962ء میں مدرسہ احمدیہ کی عمارت تعمیر ہو رہی تھی تو کچھ عرصہ کے لئے مدرسہ احمدیہ قصر خلافت میں بھی لگتا رہا اور جیسے ہی مدرسہ احمدیہ کے لئے زیر تعمیر چھ کمرے اپنی تکمیل کو پہنچے تو حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم نے تعلیم الاسلام سکول کے لئے کسی پختہ اور مناسب عمارت کا ہونا لازمی قرار دے دیا۔ جس کی وجہ سے نئے تعمیر شدہ کمرے تعلیم الاسلام کو دے دیئے گئے اور مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں پھر اسی قدیمی عمارت کے نیم خام کمروں میں لگنے لگیں، جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں اس کی بناء پڑی تھی۔

خاکسار (محمد حمید کوثر) 1965ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا تھا اور انہی خام حجروں میں پڑھتا رہا۔ ہماری کلاس الدرجۃ الاولیٰ سڑک کے ساتھ مدرسے کے گیٹ میں داخل ہوتے ہوئے بائیں جانب نسبتاً بڑے کمرے میں لگا کرتی تھی۔ اس کمرے کی حالت یہ تھی کہ اس کی چھت کو نیچے سے شہتیروں کا سہارا دے کر گرنے سے روکا گیا تھا۔ بارش ہوتی تو چھت سے پانی ٹپکتا تھا۔ لیکن ان حجروں میں پڑھتے ہوئے ایک روحانی تسکین و سرور محسوس ہوتا تھا۔ خاص طور پر اس وقت جب مولانا محمد حفیظ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ہمیں یہ بتاتے کہ اس عمارت کے فلاں کمرے میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بیٹھا کرتے تھے۔ اس کمرے میں حضرت المصلح الموعود تشریف لایا کرتے تھے اور نصائح فرمایا کرتے۔ اس حجرہ میں سید سرور شاہ صاحب تشریف رکھا کرتے تھے۔ اس کمرے میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) پڑھایا کرتے تھے۔ ان تاریخی باتوں کی سماعت سے ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے بھر جاتے، کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں ان بابرکت کمروں میں پڑھنے کی سعادت عطا فرمائی۔ جہاں ان بزرگ شخصیتوں کے قدم پڑتے رہے۔ ان فضاؤں میں وہ سانس لیتے رہے۔ ان فضاؤں میں ان کی آواز کی آمیزش ہے۔ یہ وہ بابرکت در و دیوار ہیں جنہیں ان شخصیتوں کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ کاش یہ کچھ بیان کرنے کی استطاعت رکھتیں۔

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ دوام و بقا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ اس قدرتی اصول کے مطابق مدرسہ کی یہ عمارت

موسمی حالات کا شکار ہوتی گئی اور اس قدر کمزور ہو گئی کہ ایک دفعہ وہ کمرہ جو گیٹ سے داخل ہوتے ہوئے بائیں طرف تھا اس کی چھت اچانک مغرب کے بعد گر پڑی۔ چند لمحے پہلے ہی طلباء اس کمرے سے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے ہر نقصان و خسارے سے محفوظ رکھا۔

باوجود اس حالت کے ہمارے اساتذہ بڑی محنت و لگن سے پڑھاتے۔ 1965ء میں مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی کا تقرر بطور نائب ناظر تالیف وتصنیف ہو گیا اور مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔

مدرسہ کی عمارت کی خستہ حالی کی وجہ سے 1970ء میں مدرسہ کی کلاسیں بیت اقصیٰ میں لگنے لگیں۔ وہی بیت اقصیٰ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے 1875ء میں رکھی تھی۔ وہی بیت اقصیٰ جس میں دسمبر 1891ء میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور اسی مقدس بیت الذکر کے ایک در میں حضرت مسیح موعود نے 11/ اپریل 1900ء میں خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا تھا اور اسی بیت کے شمال مشرقی کونے میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں 1903ء میں منارۃ المسیح کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور خلافت ثانیہ کے دور میں دسمبر 1916ء میں اس کی تکمیل ہوئی۔

اسی منارۃ المسیح کے دامن اور بیت اقصیٰ میں مختلف زاویوں اور کونوں میں مدرسہ احمدیہ کی کلاسیں شروع ہوئیں۔ ہماری کلاس الدرجۃ الخامسہ خطبہ الہامیہ والے مقام پر لگا کرتی تھی۔ ابتداء میں زمین پر بیٹھ کر پڑھائی ہوتی تھی۔ دسمبر و جنوری میں جب سردی زیادہ ہو گئی اور زمین پر بیٹھنا دشوار ہو گیا تو کرسیوں پر بیٹھنے کی اجازت مل گئی۔

1971ء تک مدرسہ کی پڑھائی اسی بیت میں ہوتی رہی۔ بعدہ مدرسہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے اس حصہ میں منتقل ہو گیا جو کہ قصر خلافت سے ملحق ہے۔ ان دنوں سیمنٹ کا شدید بحران تھا اور کچھ اقتصادی دشواریوں کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ کی عمارت کی تعمیر معرض التواء میں پڑتی رہی۔ 1972ء میں اس کی تعمیر کا آغاز ہوا اور ستمبر 1973ء میں اس کا افتتاح ہوا۔ جس کی خبر اخبار بدر میں درج ذیل الفاظ میں شائع ہوئی:

مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کا افتتاح

جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کے دو کمرے تعمیر ہو کر اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان میں مدرسہ کی کلاسیں لگائیں جائیں۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی درخواست پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے 16 ستمبر 1973ء کو دعا کے ساتھ جدید عمارت کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر ممبران صدر انجمن احمدیہ اور بعض افسران صیغہ جات اور دیگر دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ جدید عمارت میں ہی پونے گیارہ بجے سب احباب کی حسب موقع تواضع کی گئی۔ اس کے بعد عمارت کے برآمدہ میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن فاضل کی صدارت میں تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر مدرس احمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہ مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے مختصر الفاظ میں تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے صدر جلسہ اور احباب سے دعا کی درخواست کی اور ان سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں حصہ لیا۔ محترم مکرم جناب ناظر صاحب مال آمد کے بتانے پر آپ نے واضح کیا کہ اس مدرسہ کی عمارت کا جس قدر حصہ اس وقت پہلی قسط کے طور پر مکمل ہو چکا ہے یہ کلکتہ کے ہمارے مخیر و محترم دوست مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب کا عطیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و کاروبار میں برکت ڈالے اور ان کو اس نیکی کا اجر جزیل عطا فرمائے آمین۔ اس کے بعد حضرت امیر صاحب نے خطاب فرمایا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے زمانہ ہی میں اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مدرسہ احمدیہ کے اجراء کا تاریخی پس منظر بیان فرمایا اور بتایا کہ انہیں مدرسہ احمدیہ کے اولین طالب علموں میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آخر پر آپ نے تمام حاضرین سمیت مدرسہ احمدیہ کی جدید عمارت کے بابرکت ہونے کے لئے لمبی اور پُرسوز دعا کروائی۔ اس طرح افتتاح کی یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (ہفت روزہ بدر قادیان 20 ستمبر 1973ء)

اس جدید عمارت میں "مدرسہ احمدیہ" اپنے تاسیس کے مقاصد کو پورا کرتا رہا۔ ہر سال مدرسہ سے طلباء فارغ التحصیل ہوتے رہے اور پھر نظارت دعوۃ الی اللہ کے زیر انتظام میدان دعوت الی اللہ میں بھجوائے جاتے رہے۔ یا پھر سلسلے کی طرف سے ان کے سپرد جو خدمت ہوتی رہی، اسے بجالاتے رہے۔

مدرسہ احمدیہ سے جامعہ احمدیہ

1998ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے "مدرسہ احمدیہ" کو ترقی دے کر جامعہ احمدیہ بنا دیا اور اس کے "ہیڈ ماسٹر" کو پرنسپل جامعہ احمدیہ بنا دیا گیا۔

ہیڈ ماسٹر و پرنسپل صاحبان

تقسیم ملک کے بعد درج ذیل بزرگان کو مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل خدمت بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی:

1۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم از 8 مئی 1954ء تا 16 مارچ 1965ء

2۔ مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری از 16 مارچ 1965ء تا 31 دسمبر 1978ء

3۔ مولانا حکیم محمد دین صاحب از 31 دسمبر 1978ء تا 12 جون 1990ء

4۔ مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد از 12 جون 1990ء تا 6 جولائی 1999ء

5۔ مولانا بشیر احمد صاحب طاہر از یکم اگست 1999ء تا 31 جولائی 2004ء

6۔ مولانا منیر احمد صاحب خادم از 23/اگست 2004ء تا 14 فروری 2006ء

7۔ خاکسار محمد حمید کوثر از 14 فروری 2006ء تا حال

(نوٹ: مولانا بشیر احمد صاحب طاہر مرحوم کی علالت کے عرصہ میں مولانا محمد ایوب ساجد صاحب قائم مقام پرنسپل کے طور پر خدمات بجالاتے رہے)

نصاب

ابتداء میں مدرسہ احمدیہ میں مڈل یا اس سے زائد تعلیم والے طالب علم کو داخلہ دیا جاتا تھا۔ جنہیں اردو نہیں آتی تھی انہیں گرمی کی تعطیلات سے قبل قادیان بلوا کر دو ماہ کی تعطیلات میں مدرسہ احمدیہ کے کسی استاذ کے ذریعہ اردو سکھلائی جاتی تھی۔ بعد ازاں اسے درجہ اولیٰ میں داخل کر لیا جاتا تھا۔ عرصہ تعلیم چھ سال کا ہوتا تھا۔ ہر طالب علم پنجاب یا گورونانک یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرتا تھا۔ 1970ء میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد استاذ مدرسہ احمدیہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد پر ربوہ بھجوایا گیا اور ایک نیا نصاب مدرسہ احمدیہ میں تدریس کے لئے جاری ہوا اور عرصہ تدریس سات سال کا ہو گیا۔ شروع کا ایک سال الدرجۃ الممھدہ کہلانے لگا۔ جس میں قرآن مجید اور اردو پڑھائی جاتی اور اس کے بعد ابتدائی تین کلاسیں الفصل الاول، الفصل الثانی اور الفصل الثالث کہلاتیں، اور آخری تین کلاسیں الدرجۃ الاولیٰ، الثانیہ، الثالثہ کہلاتی تھیں۔ الدرجۃ الثالثہ کا امتحان نظارت تعلیم کے زیر انتظام ہوتا تھا اور مولوی فاضل پرائیویٹ کرنا ہوتا تھا۔ 1992ء میں اس نصاب میں تھوڑی بہت ترمیم کی گئی اور اب جامعہ احمدیہ کا عرصہ تعلیم آٹھ سال کا ہے۔ ابتداء میں الممھدۃ الاولیٰ اور الممھدۃ الثانیہ بعد ازاں الدرجۃ الاولیٰ سے الدرجۃ السادسہ تک چھ سال صرف ہوتے ہیں۔

1991ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے آغاز پر ایک صدی مکمل ہو چکی تھی۔ اس مبارک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بنفس نفیس لندن سے قادیان تشریف لائے۔ جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد، قادیان میں قیام کے دوران آپ نے مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کے ساتھ ملاقات کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات

جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے بعد آپ نے یکم جنوری 1992ء شام پانچ بجے بیت اقصیٰ میں مربیان معلمین اور مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کو شرف ملاقات بخشا۔ اس موقعہ پر آپ نے طلباء و اساتذہ سے استفسارات فرمائے۔ ایک طالب علم سے دریافت فرمایا کہ صرف و نحو میں کیا فرق ہے۔ اس نے کتابوں میں پڑھی تعریف سنا دی۔ حضور اقدس نے فرمایا علم صرف کی مثال ایک عمارت میں استعمال ہونے والی اینٹوں اور سیمنٹ و لوہے وغیرہ کی ہے۔ بعد ازاں اس عمارت کو بنانے سنوارنے کے لئے جو پلستر و رنگ و روغن وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے، اس کی مثال علم نحو کی ہے۔ بعد ازاں حضور نے کچھ اور سوالات فرمائے اور اس موقعہ پر طلباء و اساتذہ کی یادگاری تصاویر بھی لی گئیں۔

مدرسہ احمدیہ سے مدرسۃ المعلمین کا آغاز

1972ء میں مدرسہ احمدیہ میں ہی ایک اضافی کلاس کا اجراء کیا گیا تھا۔ اس کلاس کا نصاب ایک سال کا تھا۔ اس کے معلمین میں سے مولانا شمس الحق صاحب حال مقیم کیرنگ اڑیسہ بھی تھے۔ یہ معلمین تعلیمی و تربیتی لحاظ سے مفید ثابت ہوئے۔ بھارت کے افراد جماعت، خاص طور پر دیہاتوں میں رہنے والے افراد جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے معلمین کی ضرورت روز بروز بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ مربیان اتنی بڑی تعداد میں مہیا نہیں ہو رہے تھے۔ چنانچہ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے وقتاً فوقتاً معلمین وقف جدید کی تیاری کے لئے ایک سال پھر دو سال پر مشتمل نصاب پڑھانے کی کلاسیں جاری کی جاتی رہیں۔ اور 1992ء میں دارالانوار میں جدید تعمیر شدہ گیسٹ ہاؤس میں مدرسۃ المعلمین کے نام سے ایک الگ مدرسہ شروع ہوا۔ بعد ازاں اسے جامعۃ المبشرین کا نام دیا گیا۔ ابتداء سے اس جدید ادارے میں تدریسی فرائض مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل اساتذہ ہی ادا کرتے رہے۔ آج کل جامعۃ المبشرین کے پرنسپل مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیں۔

مدرسہ احمدیہ میں وقار عمل

تقسیم ملک کے بعد مدرسہ احمدیہ کے طلباء حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ درویشان کرام و افراد قادیان کے شانہ بشانہ جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔ ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

☆ ہر سال جلسہ سالانہ سے قبل نومبر و دسمبر میں بہشتی مقبرہ قادیان کو وقار عمل کر کے صاف کیا جاتا۔ اس کے علاوہ دوران سال بھی اسے صاف رکھنے کے لئے وقار عمل کئے جاتے رہے۔ 1970ء، 1980ء کے دہاکوں میں بہشتی مقبرہ میں دب نام کی سخت گھاس اگ آتی تھی۔ جسے مقامی احباب کے ساتھ مدرسہ کے طلباء بھی صاف کرتے تھے۔ یہ اتنا شاق کام تھا کہ ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے تھے۔

☆ دوران سال محلہ احمدیہ میں وقار عمل کے ذریعہ صفائی کا انتظام خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہوتا، جس میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء پیش پیش ہوتے۔

☆ بیت مبارک و بیت اقصیٰ و دار المسیح کی صفائی میں بھی مدرسہ احمدیہ کے طلباء اہم خدمات بجالانے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ اسی طرح بیت اقصیٰ میں جمعہ کے روز سائبان لگانے میں طلباء مدرسہ کا اہم کردار رہا ہے۔

☆ تقسیم ملک کے بعد حالات کی نزاکت نے بیت اقصیٰ قادیان کا وہ دروازہ جو کہ جانب شمال گلی میں کھلتا تھا۔ بند کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسی طرح مشرق کی طرف کھلنے والا بڑا آہنی گیٹ بھی اینٹوں کی دیوار بنا کر بند کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے گیٹ کے مشرقی جانب اور قصر خلافت کے مغربی جانب کے درمیان کا قطعہ زمین بیت سے باہر سمجھا جانے لگا۔ حالانکہ یہ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت تھی اور بیت اقصیٰ کی توسیع کے لئے مخصوص تھا۔

1967ء میں جماعت کو ایسی اطلاعات موصول ہونا شروع ہوئیں کہ بعض شرپسند عناصر اس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے اس قطعہ زمین کو محفوظ کرنے کے لئے جانب شمال ایک لمبی اور اونچی دیوار تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اگر اس کی تعمیر عام طریق کے مطابق مستری اور مزدور رکھ کر شروع کروائی جاتی تو اندیشہ تھا کہ شرپسند عناصر عدالت سے حکم امتناعی لے آئیں گے اور ایک طویل مدت تک چلنے والے مقدمہ کی داغ بیل پڑ جائے گی۔ لہٰذا ان خطرات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی حکومتی چھٹی کے دن اچانک اور فوری تعمیر کا پروگرام بنایا گیا۔

مورخہ 30 ستمبر 1968ء کو حسب معمول خاکسار بیت مبارک میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب (اس وقت کے ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان) کی اقتداء میں جب نماز ادا کر چکا تو مولانا موصوف محراب میں بیٹھے ہوئے مشرقی جانب متوجہ ہوئے اور خاکسار کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ مولوی محمد حفیظ صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مدرسہ احمدیہ کے تمام طلباء کو لے کر بیت اقصیٰ آ جائیں۔ مولوی صاحب پیغام سنتے ہی طلباء کو لینے بورڈنگ آئے اور مجھے فرمانے لگے کہ سائیکل لے لو اور گھروں میں رہنے والے تمام طلباء کو بلا لاؤ۔ بفضلہ تعالیٰ پندرہ بیس منٹ میں تمام طلباء پہنچ گئے اور پھر جب طلباء دیوار بنانے والی جگہ پہنچے تو وہاں درویشان کرام اور مقامی افراد کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ مغرب سے تھوڑی دیر قبل تعمیری کام شروع ہوا اور فجر تک زیر تعمیر دیوار پایہ تکمیل کو پہنچی۔

اور جب صبح شرپسند عناصر نے یہ دیوار دیکھی تو کہنے لگے۔ شاید رات کو جن بھوت یہ دیوار تعمیر کر گئے ہیں۔ انسان تو اتنی جلدی اور اتنی خاموشی سے اس طرح کی دیوار تعمیر نہیں کر سکتے۔ اس رات مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے بھرپور وقار عمل کیا اور کوئی ایک بھی نہیں سویا۔

طلباء مدرسہ احمدیہ اور پہرہ داری

پچھلے 60 سالوں میں قادیان میں متعدد ایسے مخدوش اور خطرناک حالات و مواقع آتے رہے، جب کہ محلہ احمدیہ اور مقامات مقدسہ بہشتی مقبرہ میں پہرہ لگایا جاتا۔ ایسے مواقع پر مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو درویشان کرام و مقامی افراد کے ساتھ نمایاں خدمت کا موقعہ ملتا رہا۔ جنگوں کے موقع پر یا اسی طرح کے دیگر حالات میں مدرسہ کے طلباء اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرتے رہے۔ بہشتی مقبرہ و مزار مبارک حضرت مسیح موعود پر تو ابھی بھی جامعہ احمدیہ کے طلباء مقامی خدام کے شانہ بشانہ پہرہ دے رہے ہیں۔

جب ہم مدرسہ احمدیہ کے طلباء رات کو بعض درویشان کرام کے ساتھ ڈیوٹیاں دیتے تو وہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے درج ذیل شعر بڑے درد سے پڑھتے اور آبدیدہ ہوجاتے:۔

خدا نے بخشی ہے 'الدار' کی نگہبانی
اُسی کے حفظ اسی کی اماں میں رہتے ہو
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر
ہم اس سے دور تم اس مکاں میں رہتے ہو

تعلیمی ادارہ جات علامہ نیاز فتح پوری کی نگاہ میں

یہاں یہ ذکر بھی بے جا نہ ہوگا کہ تقسیم ملک کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے ذرائع آمد انتہائی محدود تھے۔ لیکن اس کے باوجود جماعت نے تعلیمی ادارہ جات پر بہت خرچ کیا اور اسی محدود خرچ میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت رکھ دی۔ اخراجات و نتائج میں یہی برکت اغیار کے باعث حیرت بنتی رہی اور غیر جانب دار تجزیہ نگار اس کا اظہار بھی کرتے رہے۔ چنانچہ علامہ نیاز فتح پوری صاحب قادیان تشریف لائے اور تعلیمی ادارہ جات کا معائنہ فرمانے کے بعد تحریر فرمایا:

''اسی طرح تعلیمی وظائف پر...... 1950ء سے 1960ء میں اس جماعت (احمدیہ) نے تیس ہزار روپیہ صرف کیا۔ خود قادیان میں ان کے تین مدرسے قائم ہیں، دو مڈل سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے تیسرا مولوی فاضل کے نصاب تک۔'' (رسالہ نگار ستمبر 1960ء)

تحریک وقف عارضی و دعوۃ الی اللہ

18 مارچ 1966ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تحریک وقف عارضی کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، اس ارشاد کے بعد مدرسہ احمدیہ کے طلباء اس تحریک میں حصہ لیتے رہے۔ ابتداء میں گرمی کی تعطیلات میں صوفی علی محمد صاحب درویش مرحوم کی معیت میں سائیکلوں پر پنجاب کے دیہاتوں کا دورہ کیا جاتا رہا اور ان اہل دین کو دعوت الی اللہ اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کی جاتی رہی جو تقسیم ملک کے بعد مشرقی پنجاب کے دیہاتوں اور شہروں میں کہیں کہیں باقی رہ گئے تھے اور ان میں سے اکثر نے حالات کی مجبوری اور احساس کمتری کا شکار ہونے کے باعث دین حق کو ترک کر کے دوسرے مذاہب کو اختیار کر لیا تھا۔

اس تحریک کے تحت جموں و کشمیر جانے والے وفود میں بھی مدرسہ احمدیہ کے طلباء شریک ہوتے رہے۔ جنوری 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دعوۃ الی اللہ کی مہم کا آغاز فرمایا، چنانچہ اس میں بھی مدرسہ یا جامعہ احمدیہ کے طلباء اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اور اپنی استطاعت و بساط کے مطابق بھرپور حصہ لیتے رہے اور بفضلہ تعالیٰ بہت سی سعید روحوں کو واپس لانے اور ان کی تعلیم و تربیت کرنے میں کامیاب ہوئے۔

خدمت خلق

قادیان کے گردونواح میں جب کبھی سیلاب آئے، یا گجرات یا کشمیر میں زلزلہ آیا۔ یا سونامی کی مصیبت یا اور کوئی ناگہانی مصیبت پیش آئی۔ مخلوق خدا کی مدد و امداد کے لئے درویشان کرام و مقامی خدام کے ساتھ ساتھ مدرسہ احمدیہ کے طلباء و اساتذہ پیش پیش رہے۔ جب کبھی احمدی مریضوں کو خون کی ضرورت پیش آئی، اور جماعتی لوکل انتظامیہ نے مدرسہ کے طلباء کو پکارا وہ فوراً حاضر ہوجاتے رہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بعض اوقات انتہائی اضطراری حالت میں ہندو، سکھ، عیسائی افراد نے جماعتی لوکل انتظامیہ سے یہ کہہ کر اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے خون کا مطالبہ کیا، کہ ہمارے میں سے کسی کے خون کا گروپ نہیں ہے، جو ہمارے مریض کی جان بچانے کے لئے فوری درکار ہے اور جماعتی انتظامیہ نے طلباء مدرسہ خون دینے کا مطالبہ کیا، تو طلباء نے اپنا خون پیش کیا۔

اعتکاف

مدرسہ و جامعہ احمدیہ کے طلباء کو ایک اور سعادت جو ہر سال حاصل ہوتی رہی وہ بیت اقصیٰ و بیت مبارک قادیان میں ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی توفیق ہے۔ ابتداء میں مولوی فاضل کی آخری دو کلاسوں کے طلباء اعتکاف کرتے تھے اور جب نیا نصاب شروع ہوا تو الدرجۃ الثانیۃ والدرجۃ الثالثۃ کے طلباء اعتکاف کرنے لگے۔ اب الدرجۃ السادسۃ جو جامعہ کی آخری کلاس ہوتی ہے ہر سال اعتکاف کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اب تو طلباء کی کثرت کی وجہ سے اور بیت اقصیٰ و بیت مبارک میں جگہ نہ ہونے کے سبب بعض طلباء کو بیت ناصر آباد میں اعتکاف کرنا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ سے ملاقات

2005ء کے اختتام اور 2006ء کے ابتدائی ایام قادیان اور ہندوستان کے احباب جماعت کے لئے انتہائی مبارک اور تاریخی و یادگاری ایام تھے۔ کیونکہ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ قادیان میں رونق افروز تھے۔ اہل قادیان کی حمد و ثناء سے بھرپور خوشیاں اپنے عروج پر تھیں اور محترم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن کی پنجابی نظم ہر قادیان والے کی دل و جان کی آواز بن رہی تھی۔ جس کا پہلا مصرعہ یہ تھا ع

اسی شکر ہزاراں کرنے آں لکھ حمد ثناواں کرنے آں

2005ء کے جلسہ سالانہ کے اختتام کے صرف تین دن بعد وہ سال (یعنی 2006ء) شروع ہو گیا، جس میں مدرسہ احمدیہ کی تاسیس پر ایک صدی مکمل ہو رہی تھی۔ چنانچہ 12 جنوری کو حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء سے ملاقات فرمائی اور گرانقدر نصائح سے نوازا۔ آپ نے طلباء و اساتذہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''سو سال کے بعد آپ میں ایک نیا جوش پیدا ہونا چاہئے''

☆ آپ میں سے ہر ایک آٹھ رکعت تہجد باقاعدگی سے ادا کرے۔

☆ ہر طالب علم و استاد قرآن مجید کے ایک پارہ کی روزانہ تلاوت کرے۔

☆ ہر طالب علم نصاب کے علاوہ زائد کتب کا مطالعہ کرے۔ اپنی معلومات عامہ (جنرل نالج) کو بہت وسیع کرے۔

☆ طلباء اخبارات اور رسائل کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔

☆ ان بزرگان کا نمونہ قربانی آپ کے پیش نظر رہنی چاہئے جن کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔

☆ دوسروں کے مالی حالات دیکھ کر یہ قطعاً احساس نہیں ہونا چاہئے کہ آپ کسی سے کمتر ہیں۔

☆ طلباء اپنے اوقات درج ذیل ترتیب کے مطابق تقسیم کریں۔

نمازوں کے لئے تین گھنٹے۔ (جامعہ کے تدریسی اوقات کے علاوہ) پڑھائی کے لئے چھ گھنٹے۔ کھانے کے لئے دو گھنٹے۔ کھیل کے لئے ایک گھنٹہ۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخی خطاب نے اور اس موقعہ پر جاری کردہ ہدایات و ارشادات نے جامعہ احمدیہ کی کایا ہی پلٹ دی۔ اساتذہ اور طلباء میں ایک نئی روحانیت اور جامعہ کی تاسیس کے مقاصد کے حصول کے لئے نیا جوش و ولولہ پیدا ہو گیا۔ اس کے بہتر اور دور رس نتائج ظاہر ہوں گے۔

جامعہ احمدیہ کی سرائے طاہر میں منتقلی

مورخہ 13 فروری 2006ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح

الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک براہ راست ارشاد کے مطابق خاکسار کو جامعہ احمدیہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ اس وقت تک خاکسار بطور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن خدمت بجا لا رہا تھا۔ 14 فروری کو خاکسار نے برادرم مکرم منیر احمد صاحب خادم سے چارج لیا۔ اس وقت جامعہ اپنی قدیمی عمارت میں تھا اور طلباء کی کثرت اور جگہ و کمروں کی قلت کے سبب تدریسی نظام انتشار کا شکار تھا، قدیمی عمارت کے علاوہ کچھ کلاسیں بیت اقصیٰ میں اور کچھ مہمان خانہ میں لگ رہی تھیں۔ یہ صورتحال انتہائی پریشان کن تھی، چنانچہ خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی خدمت میں ساری صورتحال عرض کرتے ہوئے جامعہ احمدیہ کو ''سرائے طاہر'' واقع دارالانوار میں منتقل کرنے کی اجازت چاہی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس منتقلی کی منظوری مرحمت فرما چکے تھے۔ مگر عمارت تکمیل و تزئین کے آخری مراحل میں ہونے کی وجہ سے بعض رکاوٹیں تھیں ان سب پر کسی نہ کسی طرح قابو پاتے ہوئے مورخہ 23 مارچ 2006ء کو جس روز جماعت احمدیہ کا 117 واں یوم تاسیس تھا جامعہ احمدیہ قدیمی عمارت سے سرائے طاہر میں منتقل ہو گیا۔ یہ بھی کوئی خاص حکمت الٰہی تھی کہ 2006ء میں جامعہ احمدیہ اس عمارت میں منتقل ہوا، جب کہ مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کی تاسیس پر ایک صدی مکمل ہوئی ہے۔

یہ عمارت (سرائے طاہر) ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب حال مقیم امریکہ نے اپنے دادا عبدالرحیم خان صاحب افغان درویش مرحوم، اور انہی کے ہم وطن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور اپنے والد خلیل الرحمٰن خان صاحب نیز اپنے افراد خاندان کی طرف سے بطور یادگار و صدقہ جاریہ تعمیر کروائی تھی اور اس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 دسمبر 2005ء کو فرمایا تھا۔

محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے مورخہ 30/ اکتوبر 2006ء کو ''سرائے طاہر'' میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کے سامنے خطاب فرمایا اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس تاریخی یادگاری عمارت میں جامعہ احمدیہ جاری ہے۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کو اپنے بیشمار فضلوں و انعامات سے نوازتا چلا جائے اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ اس مقدس ادارہ سے حضور کی منشاء خواہشات کے مطابق بکثرت ایسے وجود تیار ہوتے رہیں۔ جو اکناف عالم میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں فریضہ دعوت الی اللہ و تربیت ادا کرتے چلے جائیں۔ آمین

☆☆☆

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب۔ افسر جلسہ گاہ برطانیہ

جلسہ سالانہ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک تابندہ نشان

احمدیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ دین کے احیاء نو کی تحریک کا نام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے 23 مارچ 1889ء کو قائم ہوئی اور ساری دنیا میں دعوت الی اللہ کے لئے دن رات مصروف عمل ہے۔

قیام جماعت کے قریباً دو سال بعد بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی منشاء سے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ پہلا جلسہ سالانہ دسمبر 1891ء میں قادیان میں منعقد ہوا۔ جن خوش قسمت اور مخلصین کو اس پہلے تاریخی جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی ان کی تعداد 75 تھی۔ عشاق احمدیت کا یہ بظاہر ایک چھوٹا سا اجتماع تھا لیکن درحقیقت یہ ایک بیج کی طرح تھا جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے بویا گیا اور مقدر تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سایہ میں یہ پودا بڑھے گا اور پھیلے گا اور ایک عالمگیر تناور درخت بن جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے بڑے یقین اور وثوق سے تحریر فرمایا تھا کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں کیونکہ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ دین پر بنیاد ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ آپ نے بڑی تحدی اور جلال کے ساتھ فرمایا تھا کہ ان باتوں کو ناممکن مت خیال کرو کہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

زمانہ گواہ ہے کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔ کون ہے جو اس قادر و توانا خدا کے ارادوں کو روک سکے۔ احمدیت کا قافلہ بڑھتا گیا اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ جو دراصل جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے وہ بھی ہر پہلو سے ترقی پذیر ہے اور صداقت احمدیہ کا ایک تابندہ نشان ہے۔

قادیان دارالامان سے جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا اور اس مقدس بستی میں یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ ہر سال عشاق دین اکناف عالم سے اس مقدس اجتماع میں شمولیت کے لئے آتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے اس شجرۂ طیبہ کو لہلہاتا دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد دارالہجرت ربوہ میں جلسوں کا آغاز ہوا اور جب تک ملکی قانون کے ہاتھ اس کی راہ میں حائل نہیں ہوئے یہ جلسہ ہر سال بڑی آب و تاب کے ساتھ منعقد ہوتا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے بیرونی ممالک میں بھی جلسوں کی داغ بیل پڑی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے سب معروف ممالک میں یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر جلسہ صداقت احمدیت کا تازہ نشان بن کر ابھرتا ہے۔

خلیفۂ وقت کے لندن تشریف لانے کی برکت سے 1985ء سے برطانیہ کے جلسہ کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ مرکزی نوعیت کا یہ عالمگیر جلسہ پہلے اسلام آباد (UK) میں ہوتا رہا اور 2006ء سے برطانیہ کی نئی وسیع و عریض جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں منعقد ہو رہا ہے۔ 2006ء میں نئی جلسہ گاہ میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد تیس ہزار تھی جس میں کثیر تعداد میں معزز مہمان شامل تھے۔

امسال جماعت احمدیہ برطانیہ کا 41 واں جلسہ سالانہ 28,27 اور 29 جولائی 2007ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ حدیقۃ المہدی میں منعقد ہونے والے اس دوسرے جلسہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ جلسہ جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے قیام کے سوویں سال میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے اس جلسہ کے ساتھ ہی خلافت جوبلی کی خوشبوئیں آنے لگیں گی جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت بھرپور طور پر اگلے سال منائی جائے گی۔ ہر دل ابھی سے اس ساعت سعد کے لئے چشم براہ ہے اور دعا گو ہے۔

اس جلسہ سالانہ میں، ہمیشہ کی طرح سب سے اہم اور مرکزی خطابات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہوں گے۔ حضور انور جلسہ کے پہلے روز خطبہ جمعہ جلسہ گاہ میں ارشاد فرمائیں گے۔ بعد دوپہر افتتاحی خطاب ہوگا۔ دوسرے روز مستورات سے خصوصی خطاب ہوگا اور بعد دوپہر کے اجلاس میں دوران سال کی جانے والی عالمگیر خدمات اور جماعت پر نازل ہونے والے افضال الٰہی کے تذکرہ پر مشتمل تفصیلی خطاب ہوگا۔ تیسرے اور آخری روز دوپہر کے وقت عالمگیر بیعت کی تقریب ہوگی اور بعد دوپہر حضور انور حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمائیں گے۔

حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے دوسرے اور تیسرے روز کی دیگر تقاریر کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

☆ عالم دین کے مسائل کا حل

محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو۔کے

☆ آنحضرت ﷺ کی آخری زمانہ کے بارہ میں پیشگوئیاں

محترم مولانا ابراہیم احمد نونن صاحب مشنری انچارج آئرلینڈ

☆ حضرت مسیح موعود کا تعلق باللہ

محترم بلال ایٹکنسن صاحب۔ ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ریجن یو۔کے

☆ احمدیت کے حق میں نصرت الٰہی کے نظارے

محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

☆ بنگلہ دیش میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

محترم مولانا عبدالاول خان چوہدری صاحب مشنری انچارج بنگلہ دیش

☆ اقامۃ الصلوٰۃ

خاکسار عطاء المجیب راشد (مشنری انچارج برطانیہ)

الحمد للہ کہ اس بابرکت عالمگیر جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بیرونی ممالک سے احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی دعوت پر آنے والے مہمانوں کی وجہ سے ان دنوں بیت الفضل لندن اور بیت الفتوح میں رونق اور گہما گہمی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شرکاء کو اس جلسہ سالانہ کی سب برکات عطا فرمائے اور علم و عرفان سے اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق دے۔

یہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی سرزمین میں منعقد ہو رہا ہے اس لئے برطانیہ کے احمدی احباب کی خصوصی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس عظیم جلسہ سالانہ میں بھرپور طور پر شامل ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو ہمیشہ اس طرف متوجہ فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی ایک بار فرمایا تھا:

''انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ذوق و شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا آخری دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد صرف میل ملاقات ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی برکات کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے تینوں دن حاضر رہیں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جولائی 2000ء۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل 17/ اکتوبر 2000ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان کے سایہ میں جلسہ نہایت کامیابی سے منعقد ہو اور وہ جملہ مقاصد بتمام و کمال پورے ہوں جن کی خاطر یہ جلسہ شروع کیا گیا تھا۔ اللہ کرے کہ جملہ شاملین جلسہ حضرت مسیح موعود کی اس دعا کے مصداق بن جائیں کہ:

''ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین''۔

(اشتہار 7 دسمبر 1882ء مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 342)

غزل

چاند نگر کے چشمے خون اگلتے ہیں
دریا سوکھ گئے ہیں، ساحل جلتے ہیں

جھیلوں کے پردیسی بھیگی راتوں میں
رک رک کر رستے کے پلوں پر چلتے ہیں

بارش ہو تو دھو لیتے ہیں چہروں کو
دھوپ کِھلے تو بھوک کا غازہ ملتے ہیں

جاگنے والے! اشکوں کی آواز نہ سن
آنکھ کے سورج ڈھلتے ڈھلتے ڈھلتے ہیں

یاروں نے تو کب کا ملنا چھوڑ دیا
دشمن ہفتے عشرے آن نکلتے ہیں

جا رہنے کو شہر بھی ہیں، ویرانے بھی
ان کی گلی میں جاؤ تو ہم بھی چلتے ہیں

دل کے ہاتھوں کس نے سکھ کا سانس لیا
دوست پریشاں حال ہیں، دشمن جلتے ہیں

ہم سیلانی، تم مالک ہو شہروں کے
عیش کرو، آرام کرو۔ ہم چلتے ہیں

اپنے بیگانے حیران ہیں مدت سے
حضرتِ مضطؔر گرتے ہیں نہ سنبھلتے ہیں

چوہدری محمد علی

پہلے موصی ۔ حضرت بابا حسن محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

بیعت 1898ء یا 1899ء
وفات 20 جولائی 1950ء بعمر اسی سال

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ''موصی نمبر 1 بابا حسن محمد صاحب بھی چل بسے'' کے عنوان سے مندرجہ ذیل نوٹ سپردقلم فرمایا جس سے حضرت بابا صاحب کے حالات وسوانح اور شمائل و خدمات پر مختصر مگر بلیغ روشنی پڑتی ہے۔فرمایا:۔

''بابا صاحب مرحوم اوجلہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے (رفقاء) کی ایک خاص پارٹی کے رکن تھے جو چھ مخلصین پر مشتمل تھی۔یعنی ایک تو بابا صاحب مرحوم کے قریبی عزیز میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم اور منشی امام دین صاحب مرحوم اور دوسرے سیکھواں متصل قادیان کے تین مشہور ومعروف بھائی یعنی میاں جمال الدین صاحب مرحوم اور میاں امام الدین صاحب مرحوم اور میاں خیر دین صاحب مرحوم ان چھ بزرگوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر اوائل زمانہ ہی میں بیعت کی اور پھر آخر تک بیعت کے عہد کو نہایت اخلاص اور استقلال کے ساتھ نبھایا اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ان کا قادیان میں آنا جانا بھی اکثر اکٹھا ہوا کرتا تھا۔ ان میں سے میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم نے ایک رات قیام گورداسپور کے دوران جبکہ حضرت مسیح موعود بیمار تھے حضور کی اس رنگ میں خدمت کی اور ساری رات اس طرح جاگ کر کاٹی کہ بعد میں حضور نے ان کا بڑی محبت سے ذکر فرمایا۔ ہم نے منشی عبدالعزیز صاحب کو بار بار سونے کے لئے کہا مگر وہ پھر بھی اپنے اخلاص میں ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سوئے اور ساری رات خدمت میں لگے رہے۔ بہرحال بابا حسن محمد صاحب مرحوم جو مولوی رحمت علی صاحب مربی جاوا کے والد تھے اس مقدس شش ممبر پارٹی کے رکن تھے جنہوں نے اوائل میں ہی احمدیت سے مشرف ہونے کی سعادت پائی اور پھر ان کی زندگی کا ہر نیا دن انہیں خدا سے قریب تر کرتا گیا۔ افسوس کہ ایسے مخلص (رفقاء) سے ہماری جماعت بڑی سرعت کے ساتھ محروم ہوتی جا رہی ہے اور نئی پود میں سے اکثر نے ابھی تک وہ درس وفا نہیں سیکھا جس کے بغیر خدائی جماعتیں دنیا پر چھا نہیں سکتیں۔

بابا حسن محمد صاحب نے قریباً اپنی ساری عمر وعظ و نصیحت اور قرآن شریف پڑھنے پڑھانے میں گزاری اور ان کے وعظ کا طریق بھی ایسا دلکش ہوتا تھا کہ سننے والے دیہاتی لوگ اس سے بہت محظوظ ہوتے تھے اور فائدہ اٹھاتے تھے اور میرے خیال میں ان سے غالباً سینکڑوں عورتوں نے قرآن شریف پڑھا اور دینی مسائل سیکھے ہوں گے حتیٰ کہ جب وہ آخری ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے چنیوٹ میں مقیم ہوئے تو کئی غیر احمدی عورتیں بھی ان کے درس میں شامل ہوتی تھیں اور میں نے سنا ہے کہ وہ ان کی وفات پر اس طرح روتی تھیں جس طرح ایک نیک اور شفیق باپ کی موت پر سعادت مند بچے روتے ہیں۔

لیکن غالباً بابا صاحب مرحوم کا سب سے بڑا امتیاز یہ تھا کہ انہیں موصیوں میں سے موصی نمبر 1 ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ کیونکہ جب حضرت مسیح موعود نے 1906ء کے شروع میں رسالہ الوصیت لکھ کر وصیت کی تحریک فرمائی تو اس تحریک پر سب سے اول نمبر پر لبیک کہنے والے بابا حسن محمد صاحب مرحوم ہی تھے اور ان کی وصیت کا نمبر 1 درج ہوا اور دوسرا امتیاز ان کا یہ ہے کہ ان کے اکلوتے فرزند مولوی رحمت علی صاحب کو سمندر پار فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے کا سب دوسرے مربیان سے زیادہ لمبا موقع ملا ہے کیونکہ انہوں نے غالباً 25 سال سے زیادہ جاوا، سماٹرا میں دعوت الی اللہ کی سعادت حاصل کی ہے اور ظاہر ہے کہ اولاد کی نیکی میں مومن باپ کا بھی ضرور حصہ ہوتا ہے۔

(الفضل 25 جولائی 1950ء)

حضرت بابا صاحب کی روایات جو انہوں نے 30,31 دسمبر 1937ء کو قادیان میں چوہدری عبدالستار صاحب بی اے (آنرز) ایل ایل بی کے سامنے بیان فرمائیں الفضل مورخہ 23 تا 28 ستمبر 1950ء میں چھپ چکی ہیں اور بہت ایمان پرور ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم منیر الدین نصیر صاحب راٹینگن جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ٹیکسی کا 17 مارچ 2006ء کو ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا۔جس کی وجہ سے خاکسار چار ہفتے بیہوش رہا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ زندگی دی۔ دائیں بازو کی ہڈی کندھے سے نکلنے کی وجہ سے تمام Nerves جو کہ دماغ سے نکل کر دائیں کندھے اور دائیں بازو کو جاتی ہیں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے 9 آپریشن ہو چکے ہیں اور علاج مکمل ہو چکا ہے مگر ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق بازو میں حرکت آنے کیلئے چند ماہ لگ جائیں گے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو جلد مکمل شفاء عطا فرمائے۔آمین

۞ مکرم محمد زاہد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ظہور احمد صاحب 14 جولائی کو صبح گھر سے دکان پر آتے ہوئے راستے میں بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے گر گئے اور بے ہوش ہو گئے۔اس کی وجہ سے گھٹنے اور بازو پر زخم بھی آ گئے اور ساتھ تیز بخار ہو گیا۔اب بخار سے افاقہ ہو گیا ہے لیکن ہچکی مسلسل جاری ہے اور بہت پریشانی ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت مند اور لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔آمین

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

17 سیکیورٹی فورسز کے قافلے پر فائرنگ اہلکار جاں بحق

شمالی وزیرستان ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میران شاہ کے مغرب میں پاک افغان سرحد کے قریب مداخیل کے علاقے میں سیکیورٹی فورسز کے قافلے پر اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں سیکیورٹی فورسز کے 17 جوان جاں بحق اور 12 شدید زخمی ہو گئے۔ جوابی فائرنگ سے 17 حملہ آور بھی مارے گئے۔ زخمیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے سی ایم ایچ بنوں پہنچا دیا گیا جہاں پر متعدد اہلکاروں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

ایمرجنسی نافذ نہیں ہوگی، انتخابات بروقت ہونگے

صدر جنرل مشرف نے واضح کیا ہے کہ ملک کی موجودہ صورتحال کے باوجود ایمرجنسی نافذ نہیں کی جائے گی۔ عام انتخابات بروقت ہونگے۔ میڈیا قومی مفادات کے فروغ کیلئے اپنا کلیدی کردار ادا کرے۔ لال مسجد مذاکرات کی ناکامی کا مجھ پر الزام بے بنیاد ہے اگر تمام سیاسی قوتیں مل بیٹھنے کو تیار ہوں تو میں موجودہ حالات پر گول میز کانفرنس بلانے کیلئے بھی تیار ہوں۔

وکلاء کا ملک بھر میں احتجاج، عدالتوں کا بائیکاٹ

اسلام آباد میں جسٹس افتخار محمد چودھری کے بار کی تقریب سے خطاب سے پہلے پیپلز پارٹی کی طرف سے قائم کئے گئے استقبالیہ کیمپ میں خودکش حملے کے خلاف پاکستان بار کونسل کے فیصلے کے مطابق ملک بھر کے وکلاء نے یوم سوگ اور یوم احتجاج منایا۔ لاہور ہائی کورٹ بار میں مکمل خاموشی چھائی رہی۔ عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ وکلاء نے احتجاجی جلوس اور ریلیاں نکالیں اور تعزیتی اجلاس منعقد کئے۔ بار ایسوسی ایشنز کے دفاتر پر سیاہ پرچم لہرائے گئے۔

وفاقی کابینہ کا امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر اظہار تشویش

وفاقی کابینہ نے ملک بھر، خصوصاً قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قبائلی عمائدین سے شمالی وزیرستان میں امن معاہدہ بحال کیا جائے۔ کابینہ ارکان نے عسکریت پسندی کے خلاف سخت ترین اقدامات کا بھی مطالبہ کیا۔ وزیر اعظم شوکت عزیز نے وزارت داخلہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو ملک بھر میں سیکیورٹی کے انتظامات مزید سخت کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔

امریکہ الزامات لگانے کی بجائے ٹھوس اطلاعات فراہم کرے

امریکی صدر کے انسداد دہشت گردی کے مشیر فرانسز ٹاؤن بینڈ نے کہا ہے کہ پاکستان میں اسامہ بن لادن کے خلاف جنگ کی حکمت عملی ناکام ہو چکی ہے جبکہ وائٹ ہاؤس کی طرف سے جاری نئی انٹیلی جنس رپورٹ نے بش انتظامیہ پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان میں مزید جارحانہ اقدامات اٹھانے پر غور کرے جبکہ پاکستان نے امریکی انٹیلی جنس اطلاعات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان نے القاعدہ کو تباہ کرنے کیلئے جو کچھ کیا ہے کسی اور ملک نے نہیں کیا۔ ہم اپنی سرحدوں کے اندر دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے خلاف خود کارروائی کرسکتے ہیں امریکہ الزامات لگانے کی بجائے ٹھوس اطلاعات فراہم کرے۔

اختلافات کے باوجود دہشت گردی کے خلاف حکومت کے ساتھ ہیں

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوریت اور آمریت کے مسائل پر اختلافات کے باوجود عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے حوالے سے ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔ کسی کو ملک کی داخلی اور خارجی پالیسیوں کو یرغمال بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ہنگو پولیس ٹریننگ سنٹر پر خودکش حملہ

ہنگو صوبہ سرحد میں گزشتہ روز صبح کے وقت پولیس ٹریننگ سنٹر پر خودکش حملہ ہوا۔ جس میں 7 پولیس اہلکار سمیت 8۔افراد ہلاک اور 26۔افراد زخمی ہو گئے۔ زخمی ہونے والوں کو سول ہسپتال ہنگو میں پہنچا دیا گیا ہے جن میں سے 10 کی حالت تشویشناک ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں 6۔افراد کی شناخت ہوگئی ہے۔ گورنر سرحد نے کہا ہے کہ یہ حملہ بزدلانہ کارروائی ہے۔ ذمہ دار افراد سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ ہنگو میں سیکیورٹی ہائی الرٹ کردی گئی۔

حب میں بم دھماکہ 28 ہلاک

کراچی میں حب کے مقام پر گزشتہ روز دن کے وقت چینیوں کے قافلے پر زوردار ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا جس میں 8 سیکیورٹی اہلکار سمیت 28۔افراد ہلاک اور 40 سے زائد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ تاہم چینی محفوظ رہے۔ 14 لاشوں اور زخمیوں کو کراچی سول ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ سول ہسپتال کراچی میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 جولائی

طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:16

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

ماہر ڈاکٹرز کی آمد
بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر ماہر سرجن
ہر ماہ کی پہلی اور تیسری سوموار ماہر امراض جلد
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
فون: 047-6213944

SUZUKI
MINI MOTORS
Authorised Dealer:
PAK SUZUKI MOTOR CO.LTD
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel.:5873197-5873384-5712119 Fax:5713680

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
ربوہ میں کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214321

قیمتوں میں زبردست کمی۔ قیمت آپ کی سوچ سے بھی کم
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ۔ ربوہ 047-6212310

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
Umer Ahmed, Tayyab Ahmed
For free pickup just call
042-7038097, 042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
214-A Ph-II Main Peco Road
Model Town Lahore
Please visit site:www.firstflightexpress.com

C.P.L 29-FD